مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش: سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

سبیل سکینہ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مولف ——— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

جب کہ کمینے اور نالائق لوگ حرم خدا میں شکار کی طرف تیر پھینکتے ہیں یعنی کہ باز کا تو کام ہی شکار کرنا ہے وہ شکار کرے تو کیا تعجب اس سے شکار نہ کرنے کی توقع بیکار ہے جب کہ نام نہاد مسلمان حرمت کعبہ برقرار نہ رکھیں۔ (اور صاحبان حرم خدا یعنی علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کو شہید کریں) ہاں جو حرم میں داخل ہو جائے اسے پناہ دینی چاہیئے چہ جائیکہ اس کو حرم خدا میں قتل کرنے کے درپے ہوں۔ پس امام حسین علیہ السلام نے ناچار ہو کر کعبہ سے ہجرت کی اور حج کو عمرہ سے بدلا عازم سفر کوفہ ہوئے۔ لیکن وارد کربلا ہو کر سفر تمام کر دیا۔ حالانکہ امام حسین علیہ السلام حرم خدا میں اس طرح محفوظ رہتے جیسے کبوتر حرم۔ حرم خدا میں مامون و محفوظ رہتا ہے۔ آپ کا اموال و اسباب لقطۂ حرم کی طرح ہے جس طرح حرم میں گرا پڑا سامان اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اسی مال امام حسینؑ کو لوٹنا کیا معنی؟ مگر نام نہاد مسلمانوں نے کربلا میں اموال امام حسینؑ کو جی بھر کے لوٹا اور ان کے اہل حرم کی چادریں لوٹیں سکینہ خاتون کے طمانچے لگائے۔ اور پردہ داروں کو بے چادر کیا۔ اولاد رسولؐ خدا پر کربلا میں قیامت گزر گئی۔ اور ان کو اسیر بنا کر شہر بشہر تشہیر کیا۔ یا رسولؐ اللہ قبر مبارک سے باہر تشریف لائے۔ ذرا کربلا میں دیکھیئے کہ آپ کی اولاد پر کیا کیا مصیبتیں گزر گئیں۔ اور بنی امیہ کے ظالموں نے انہیں نشانۂ ظلم و ستم بنا ڈالا بعض بچے شہید ہو گئے۔ بعض نے صحرا کا رخ کیا اور موت کی نیند سو گئے۔ اور آپ کی نواسیاں رسن بستہ اسیر ہوئیں ۔

هذا الحسين بعاصر الثرى في مِلّةٍ خرّايه تسيح دمائها

یہ آپ کا حسینؑ، آپ کا میوۂ دل، راحت جان حسینؑ ہے کہ جو خاک و خون میں غلطاں ریگ گرم پڑا ہے۔ لباس مبارک پارہ پارہ ہے ایسا نظر آتا ہے کہ عبائے خونی زیب تن ہے۔ بدن مبارک لہولہان ہے۔